رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۳۱ - جنوری ۱۹۱۳ء | نمبر ۵

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۲ پائی ، ۱ر	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقائد اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	۱ر	اِسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اِسلام	۲ر	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	نیابع القران	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۲ پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۲ پائی	بائبل یا قران	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اُردو	۲ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۲ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۳ر
شبدو غزلیں اُردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبدو غزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	عہ
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القران	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول {من تصنیف ایڈورڈ اے آینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے ہر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر

صحت جسمی {من تصنیف قاضی میر محمد کونجھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس {من تصنیف عبدالاحد از کانڑہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ہگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱ر +

مسیح کی تعلیم {من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہشلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض {۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۴ر ۸ر۔ ۱۲ر و رومن ۸ر اگر لوگ اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی سرِ اِش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ہے کتاب کی قیمت صد گنی قیمتی ہے +

ویدک شایتگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری {من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اُردو ۵ر + یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران {یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۶ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہو جائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ بھگیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ امبادی ٹوکری۔ ۳۔ سد بیک جیون ۴۔ میں رد اپھرداہاں۔ ۵۔ پھرکی۔ ۶۔ ایک کُتی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھا گئی + ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر +
راہبن کروسو ۱۲ر + طِطس رفیق صلیب ۸ر +
طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر
روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح ۴ر +
طریق دعا ۴ر + روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴ر +

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۳۱ جنوری ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین -

(۱) گلدستہ اخبار صفحہ ۳

(۲) انبیاء کی جہاد " ۴

(۳) کلام کے تنگارے وغیرہ وغیرہ ایڈیٹر " ۵

(۴) اقتباس - مفید کہانی - پھولوں کی یادی " ۶

(۵) ایسی سروس وغیرہ ایل جیریمی " ۸

(۶) ایک پنڈت ہندو کا خواب اور اسکی حقیقت

ٹی ڈبلیو آر جبٹس " ۹

(۷) بچوں کے لئے گیت - مس بلیفورڈ صفحہ ۱۱

(۸) حضرت شاکر کا شکریہ مشرگشتہ " ۱۱

(۹) روح القدس کی آدمی قدوسی پادری این پیلیس " ۱۱

(۱۰) میاں ہجری کا دینی مناظرہ مشر اپن جیلی " ۱۲

(۱۱) ایک مسیحی فقیر کا انتقال ایم - بی کرسٹوفر " ۱۲

(۱۲) نکتہ چینی پادری جے بہاری لعل " ۱۳

(۱۳) غزل مشر تمبر " ۱۳

(۱۴) انتخاب الاخبارات - " ۱۳

گلدستہ اخبار

سری نگر کشمیر میں اتوار رات کو پہلے بارش ہوئی - اس کے بعد بھاری برفباری جاری رہی ہے -

چار سو ہندی حاجیوں کا قافلہ درمیان مدینہ - و ینبوع اثر اعقار - افسوس کہ بلکل تباہ ہوگیا - آدہی رات کو پہاڑی طوفان آیا ساڑہے تین سو حاجی غرق ہوگئے - ۵۰ بچے -

مجروحان ٹرکی کی مدد کے لئے رائٹ آنریبل امیر علی صاحب نے ہندی مسلمانوں سے اور اپیل کی ہے - بیوگان و یتامیٰ کی مصائب بھی سخت ہیں - اور خزانہ ٹرکی بھی محتاج امداد و تبلایا گیا -

لنڈن کے سفیران غیر ۲۲ جنوری کو اجلاس کرکے البانیہ کے سوال پر غور کرنے والے تھے -

اس کی بابت مانٹی نگرو سقوتری والیپک مانگتا ہے - سرویہ پریذرنتد اور پری مانگتا ہے -

سرویہ کہتا ہے کہ البانیہ سرحد آبشنا ہو جو ایڈریاٹک سے جھیل پر سہ آفریدہ تک ہوتا ہے

بلغاریہ نے منظور کیا کہ رہ تمام ملک دیا جائے جو منگالیہ سے جانب جنوب کے ساحل پر ہے -

منگالیہ میں رومانیہ بحری چھاؤنی قائم کریگا جس سے دونکا جھگڑا نپٹ جائیگا -

بلغاریہ ذریعہ لنڈن پہونچا - جہاں جدید مفتوحہ علاقوں کے لئے قرضہ لینے کی کوشش کرتا ہے -

برٹش پارلیمنٹ میں کہا گیا کہ سوالی لینڈ پر پھر قبضہ کیا جائے لیکن اس کی ضرورت نہ ہوگی

قسطنطنیہ ۲۴ جنوری سابقہ وزرات کے مستعفی ہونے سے پہلے پرجوش ہجوم نے ناظم پاشا پر گولی چلائی - انور بے اور طلعت بے نے لوگونکو خونریزی سے باز رکھا لیکن جب ناظم پاشا کے ڈیپی کیپ نے باہجاں کی کھڑکی سے گولی چلائی تو لوگوں نے اسکے جواب میں گولیاں چلائیں اور ناظم پاشا کو ہلاک کر دیا - باوجود اس واقعہ کے شہر میں کوئی دنگہ یا فساد نہ ہوا -

قسطنطنیہ ۲۴ جنوری آج عام لوگوں میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے ایک خفیف سی لڑائی بھی وقوع میں آئی - جسمیں ایک درجن کے قریب اشخاص مجروح ہوئے -

علی پور سے خبر آئی ہے کہ جھینا گر کے قریب ایک بڑا شیر آیا تھا - اور ایک منشی ملاں کے لڑکے کا سر کاٹ کر لے بھاگا لوگوں نے غل و شور مسنکر پیچھا کیا اور وہ پہلے غائب ہوگیا اور پھر ان لوگوں کے پیچھے سے نکلکر ایک آدمی کو لیکر لے بھاگا جو کہ ہسپتال میں جاکر مرگیا -

اس کے بعد گلا ہی میں پہونچکر ایک اور آدمی کھایا اور اب تک پکڑا نہیں گیا - ہیں ان جگہوں میں بڑی ہلچل مچی ہوئی ہے -

چین کے جنرل جنگ تبت سے ہندوستان کو آرہے ہیں اور اُن کے ساتھ ۹ سو پانسو سپاہی لوگ ہیں - جنکو کلکتہ سے جہاز میں سوار ہوکر چین کو جانا پڑیگا -

ہندوستان اور مسلمان یونی ورسٹی کا چرچا کچھ عرصہ تک اخباروں میں گرم رہا ہے - لیکن اب برہما کے لفٹننٹ گورنر نے گورنمنٹ سے کوشش کرنا شروع کیا ہے کہ برہما کیلئے علیحدہ یونیورسٹی قایم کرنے کی ضرورت ہے - کیونکہ اس بڑے ملک میں ایک بھی یونیورسٹی نہیں ہے -

لنڈن سے خبر آئی ہے کہ دریائے تھامس کی وادی میں بہت طغیانی اور طوفان آئے ہیں اور ہزاروں ایکڑ زمین پانی کے نیچے ہے -

بادشاہ سلامت کی طرف سے حال میں لارڈ وان لیڈی ہارڈنگ کو پانچ مرتبہ خیر و عافیت کے دریافت کرنے کے تار آئے ہیں -

سُنا جاتا ہے کہ امیر کابل نے اپنے ملک سے بیگار کی مزدوری کا طریقہ بند کر دیا ہے - اور اب سڑکیں اس طرح سے نہیں بنائی جائیں گی -

فرانس اور سکاٹ لینڈ کے درمیان ایک بڑا فٹ بال میچ ہوا جس میں دو ہزار لوگ دیکھنے کو آئے

اخبار کی بہار

سلطنتیں رومینیاں سے سخت ناراض ہیں کہ وے لوگ بے قاعدہ سبھونکو لڑائی میں بھڑانا چاہتے ہیں اور اس میان میں رومینیاں کے وزیر ایم فلیپس قسطنطنیہ گئے ہوئے ہیں جس سے زیادہ خرابی کا اندیشہ ہو۔

ایلچیوں کی کمیٹی لنڈن میں صلح کے عہدوپیمان تیار کر رہی ہیں۔ اور اُن کو بہت سی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ خاص مشکل یہ ہے کہ بلگیرین لوگ شہر ایڈریانوپل کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور ترکی لوگ ہرگز اس کو دینا نہیں چاہتے۔ حالانکہ وے سکتے ہیں کہ اسی ضلع میں شمالی یا مشرقی حصہ لیویں۔ لیکن خاص شہر چھوڑیں اور کچھ جھگڑا جزیروں کی نسبت بھی باقی رہا ہے۔ بلگیرین لوگ گل اشیا کوچک کے قریب کے جزیرے چاہتے ہیں۔ اور ترکی لوگوں کا خیال ہے کہ وے جزیرے کریٹ بیکر صبر کریں گے۔ اب یورپ کی بڑی سلطنتوں نے اسبات میں صلاح دینا شروع کیا ہو اور امید ہے کہ ملکیں سی کے جزیرے جو بہت سے ہیں۔ ان دونوں میں بانٹے جاوینگے۔

یورپ کی سلطنتوں میں یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ ترکیوں کو ابھی اپنے پورے کام کی نسبت اچھی طرح معلوم نہیں ہے، اور وہاں کے لوگ خبریں پاکر اب تک اس خیال میں ہیں کہ ابھی جیت سکتے ہیں اور ان کو ایڈریانوپل نہ دینا پڑے گا۔ پس وے اپنی گورنمنٹ پر زور ڈال رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کو پورے طور پر صلح نہیں کرنے دیتے ہیں۔ پس اگر فقط دی بہت لڑائی پھر شروع کی جاوے تو یقیناً ایڈریانوپل ایک دو گلے میں قابو آجاویگا۔ تب ترکی لوگوں کو معلوم ہوجائیگا کہ ان کو ضرور جیسا بلگیرین لوگ کہیں گے۔ ویسا ماننا پڑے گا۔

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ ترکی نے بلقانیوں کی شرائط منظور کرکے صلح کرلی تھی۔ لیکن دوسرے روز یعنے ۲۴ جنوری کو تار آیا کہ ترکی کی وزارت ہی درہم برہم ہوگئی ہے اور محمود شفقت پاشا وزیر اعظم اور عزت پاشا وزیر جنگ بنے گئے۔ یہ انقلاب حیرت انگیز ہے۔ گویا شش ایک دم سے تمام حالت میں تغیر آگیا ہے۔

چینیوں اور تبتیوں کے درمیان ہنگپخ کے قریب بہت سخت لڑائی ہوئی ہے جس میں ۳ سو سپاہی مارے گئے اور چینیوں کی ۳ توپیں چھین گئیں۔

جنوب افریقہ کے فٹ بال کھیلنے والوں نے انگلستان کے لوگوں کو ہرادیا ہے۔

امرتسر کا ایک مشہور ڈاکو برکت علی بڑی مشکل سے پکڑا گیا ہے۔ یہ شخص بہت دنوں سے بھاگا ہوا تھا اور پولیس والے اُس کی تلاش میں تھے۔

ہندوستان کی گورنمنٹ ریلوے کی آمدنی میں اپریل سے دسمبر تک بڑی بیشی ہوئی ہے۔ اور ایسٹ انڈیا ریلوے میں ساڑھے ۸۲ لاکھ کی بیشی آمدنی میں ہوئی ہو۔ اور نارتھ ویسٹرن ریلوے میں قریباً ۸۳ لاکھ کی بیشی آمدنی میں ہوئی ہو اور نارتھ ویسٹرن ریلوے میں قریباً ۸۳ لاکھ روپے کی آمدنی گزرے سال کے مقابلے میں بڑھی ہے۔ لیکن جی آئی پی ریلوے میں ۲۸ لاکھ کی بیشی ہوئی ہے۔

کلکتہ میں دو فرانسیسی لوگ ہوائی جہاز اڑاتے ہیں اور کل کے اوپر سے چکر لگا کر اتر آتے ہیں۔

بنگال کی گورنمنٹ نے اپنے صوبے کی کاشتکاری رپورٹ میں ظاہر کیا ہے کہ کس قدر ترقی کاموں میں ہو رہی ہے بلکہ ڈھاکہ ٹریننگ کالج میں ایک کلاس بنایا گیا ہے جس پرائمری سکول کے استادوں کو کاشتکاری سکھلائی جاویگی۔

پنجاب میں گزرے ہفتے ۱۲۰ لوگ طاعون میں مبتلا ہوئے اور ان میں سے ۹۳ مر گئے۔

وائسرائے صاحب کے زخم جو گلے اور کولے پر تھے قریباً اچھے ہو چکے ہیں۔ لیکن جو زخم پیٹھ میں تھے ان میں خرابی تھا۔ ابھی عرصہ لگے گا۔ حالانکہ وائسرائے صاحب اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ اور باغیچے میں ہوا خوری بھی کرتے ہیں۔ اکثر سواجاؤں وغیرہ سے خبریں آرہی ہیں کہ ہزاروں روپے جمع کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ خونی پکڑا جاوے۔

فرانس کے ایک جنگی جہاز کے نال پھٹنے سے ۹ آدمی ہلاک ہوئے۔

انگلستان کی تجارت کا حال بابت ماہ دسمبر کے شایع ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ میں ۱۳۰۸۱ء زیادہ کا مال اور اور مہینوں کی اوسط سے انگلستان میں آیا۔ اور جو مال انگلستان سے باہر بھیجا گیا اس میں اوسط سے ۴۸۹ ۲۸۸۷ کی بیشی ہوئی۔

ہوائی جہازوں پر سے بم کا گولا پھینکنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ لیکن اب تک یہ مشکل پیش ہے کہ بم کے گولے سے ٹھیک نشانہ جس موقعہ پر چاہیں نہیں پھینک سکتے ہیں۔

دہلی میں بازار چاندنی چوک کے وسطے کی پٹری کے اٹھا دینے کی تجویز پر عام ناراضگی ہے۔

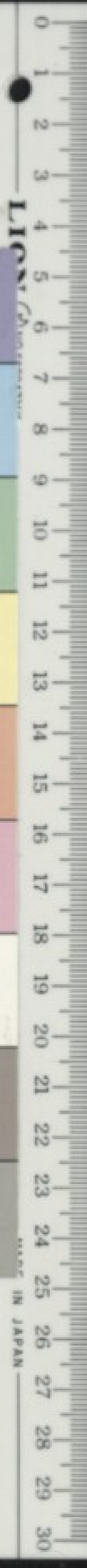
ہندوستان میں نقلی جواہرات کا بنانا شروع ہوگیا ہے۔ چنانچہ ۲ پورے جوہری ٹھرہوناولال اور مگن لال نے نقلی ہیرے بنا کے پیش کئے ہیں جو کہ قریب قریب اصلی ہیرے کی چمک دمک میں پہونچ گئے ہیں۔

امریکہ سے خبر آئی ہے کہ کیلیفورنیا میں جہاں سے پھل وغیرہ یورپ کو بھیجے جاتے ہیں وہاں بہت برف پڑی ہے۔ اور اندازہ ۲ کروڑ روپے کے پھل مارے گئے ہیں۔

دو سفری گیٹ ہیڈ پریس لنگٹن اور مس گے کو ۳ ماہ کی قید کا حکم ہوا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے لیٹر باکسز میں آگ اور تیزاب وغیرہ ڈالے تھے جس سے بہت چٹھیاں جل گئیں۔

بمبئی کے بشپ دہلی کو دیکھکر واپس آئے ہیں۔

وائسرائے صاحب کے کان میں اب تک خلل ہے اور اچھی طرح سنائی نہیں دیتا ہے۔



اڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبرہ
طوفان کا نظارہ

جب دنیا کو خلق ہوئے کچھ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا تو بھی گناہ حد سے تجاوز کر گیا تھا جس پر خدا نے اُس وقت کے باشندوں کے لئے طوفان سے برباد کرنے کا حکم صادر فرمایا اور اپنے ایک نیک بندے کو معہ اُس کے گھرانے کے بچانے کی صورت ایک کشتی کے وسیلے سے نکالی جس میں اس خاندان اور سب جانداروں کا جوڑہ جوڑہ طوفان میں ہلاک ہونے سے بچایا گیا کہ پھر دنیا پر نسلیں چل سکیں اور باقی تمام جاندار صفحہ دنیا سے نیست کئے گئے تھے۔ جو کہ ایک خوفناک نظارہ تھا لیکن دنیا کو پھر آباد کرنے کا سلسلہ خدا نے موجود رکھا۔ چنانچہ طوفان کے بعد انسانوں اور حیوانوں کی نسلیں پھر دنیا میں جاری ہو گئیں لیکن افسوس کہ جس گناہ سے یہ تمام بربادی وقوع میں آئی تھی وہ پھر اسی طرح سے بڑھتا گیا۔ اور اب تک دنیا گناہ کے بند میں ویسی ہی گرفتار چلی آتی ہے۔ اگرچہ طوفان کے پہلے لوگ شمار میں اتنے نہیں تھے۔ مگر تمام آبادی خاص تھی۔ اور جو ہلاک ہوئے وہ بہت تھے۔ مگر خدا نے دنیا کو جس حالت میں وہ تھی اس میں رہنے دیا۔ صرف اس کی روحانی بہتری اور بہبودی کا خیال ایک اور طرح سے نکالا۔ جس طرح سے اُس نے نوح کو ایک کشتی کے وسیلے سے بچایا تھا۔ ٹھیک اسی طرح سے خدا نے ایک مسیح موعود کو دنیا میں بھیجنے کا وعدہ مختلف نبیوں اور اپنے پیارے رسولوں کے وسیلے سے ہر زمانہ میں اس آنے والے منجی کی خبر دینی شروع کی اور گاہ بگاہ اپنے پیغمبروں کے وسیلے سے اس منجی دو جہان کی مختلف قسم کی خبریں شایع کروائیں۔ اور مختلف کنایوں اور اشاروں سے اُس کی پہلی آمد کا اظہار ہوتا رہا جس کی انتظاری قوم یہود میں بڑی سرگرمی سے ہوتی رہی۔ کئی رسمی اور فرضی رسمیں بھی اُس کی آمد کو ظاہر کرنے کے لئے مقرر کی گئیں۔ جو قوم یہود میں مانی جاتی تھیں۔ تاکہ جب تک وہ موعود آوے اُس کی انتظاری جاری رہے۔

چوں یکے از قوم بے دانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

مندرجہ بالا ایک تجربہ کار فارسی سیاح کا قول ہے جو آجکل کشور ہند کی تمام اقوام کو اس کے وسیع ملک کے چپے چپے سے گونج گونج کر سنا رہا ہے کہ جو بے دانشی اور حماقت کا اندوہناک حادثہ کسی کمینے اور بد اندیش شخص کی نالایق حرکت سے ہند کے دار الخلافہ دہلی میں حضور فیض گنجور لارڈ ہارڈنگ کی ہاتھی کی سواری پر جلوس کے وقت واقع ہوا وہ سراسر صرف ایک قوم کو جو زیر سایہ برٹش گورنمنٹ آرام اور چین سے زندگی بسر کر رہی ہے۔ بلکہ تمام قوم کو جو اس سرزمین میں آباد ہیں جس کی شہرت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اگرچہ یہ نفرت انگیز اور حیرتناک زبون کار ایک شخص یا چند کوتاہ اندیش اور سفلے اشخاص کا فعل ہوگا پر اُس نے تمام دنیا کو ہند کی ولایت کی طرف سے بدظن کر دیا ہے۔ اور اب موجودہ حالت میں تمام دنیا کے روبرو ہندوستان کی تابعداری اور فرمانبرداری کی روح کی تعریف میں بڑا بھاری نقص پیدا ہو گیا ہے۔ اور دیگر ممالک کی طرح انارکسٹ کی خرابی کا مادہ یہاں بھی صرف پیدا ہی نہیں ہو گیا پر بڑھ کر نوبت یہانتک پہنچی ہے کہ نائب السلطنت پر ایک جانباز حملے کا ارتکاب اس کی بڑھتی ہوئی شرارت کو بخوبی ظاہر کر رہا ہے اور حاکم اور محکوم کے رشتے کو ایک طرح سے بدگمان بنا چکا ہے۔ جس کا اثر دیر تک محسوس ہوگا۔ اگر ایسے شرر انگیز اور کمینے فعل سے حکام سخت اور تکلیف دہ قانون نافذ کرکے قوموں کی آزادگی کا کافیہ تنگ کر دیں تو بھی وہ حق بجانب سمجھے جاوینگے۔ اور کسی کا حق نہ ہوگا کہ وہ ایسے انتظامی معاملات کو ظلم اور جبر پر محمول کر سکے۔

ہندوستان کی تمام اقوام کی طرف سے اس فعل شنیع کے برخلاف جو اظہار ہمدردی ظاہر ہو رہا ہے وہ جتنا زیادہ ہو سکے لازم اور واجب ہے۔ اور امید ہے کہ وہ تلخی جو ایسے مکروہ فعل سے بہت کچھ آفات اس ملک پر لا سکتی ہے برٹش گورنمنٹ کے اعلے حکام کے نیک دلوں میں شعلہ زن نہ رہیگی۔ اور اصلی مجرم اور ملزم پکڑا جاویگا اور اپنے کئے کا بدلہ پاکر اس برائی کا خاتمہ ہو جاویگا۔

خود غرضی اور حسد کی بیماری

ہمارے ملک کی حالت آجکل قابل افسوس ہوتی جاتی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو رہی سہی خوبی بھی معدوم ہو جاوے گی جدھر نظر اُٹھا کر دیکھو نفاق ہی نفاق دکھلائی پڑتا ہے۔ اپنوں میں نااتفاقی پرایوں میں ناچاقی۔ خاندانوں فرقوں اور قوموں میں ہر جگہ خود غرضی اور حسد کی آگ کے شعلے بھڑکتے نظر آتے ہیں۔ اور یہ مثل ایک لاعلاج بیماری کے بڑھتا ہوا مرض دکھلائی دیتا ہے۔ جس کے مریض ابھی تو نیم جان نظر آتے ہیں۔ لیکن اگر یہی حالت رہی تو مردہ لاشوں کے ڈھیر دکھائی دینگے۔ جدھر دیکھو خود غرضی اور حسد کی بیماری گھیرے رہتی جس کا علاج کسی کو نہیں سوجھتا حالانکہ آجکل کے زمانہ میں علمی روشنی کے لحاظ سے ترقی سمجھی جاتی ہے۔ مگر ان دو خرابیوں کے پھیلنے سے چار طرف اندھکار ہی اندھکار کا گھٹا ٹوپ سا پھیلتا ہوا اپنا عجیب نظارہ دکھلا رہا ہے۔ عمدہ عمدہ لکچروں اور پند و نصائح کی کوئی کمی نہیں ہے مگر خود غرضی اور حسد کا مہلک مرض ایسا اپنا گویا لوگوں کے دلوں میں جا بیٹھا ہے کہ کچھ بھی علاج کارگر نہیں ہوتا۔ مسیحی جماعتیں قائم ہیں۔ انجمنیں موجود ہیں۔ سادھو سماجیں

اور مٹھیاں بن گئیں ہیں اور ہر ایک عمدہ عمدہ نصیحتوں سے اپنے سامعین کو محظوظ کرتا ہے پر عملی طور سے کوئی علاج ان ہر دو برائیوں کا نہیں ہوتا جہاں دیکھو یہ مرض مہلک وبا کی طرح پھیلا ہوا دکھلائی دیتا ہے کوئی فرقہ وملت ایسی سے آزاد نظر نہیں آتا اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا سبب کیا ہے؟ اس کا ہمارے نزدیک صرف ایک جواب ہے جو یہ ہے کہ محبت کی کمی ہے پولوس رسول ذیل کی باتیں محبت کے متعلق عیسیٰ جاہے سے باہر بتلاتا ہے۔

(۱) وہ حسد نہیں کرتی (۲) شیخی نہیں کرتی (۳) پھولتی نہیں (۴) بے موقعہ کام نہیں کرتی (۵) خودغرض نہیں (۶) غصہ ور نہیں۔ (۷) بدگمان نہیں (۸) ناراستی سے خوش نہیں ۱ کرنتھیوں ۱۳: ۴۔ ۷۔ جہاں یہ باتیں نہ ہوں تو پھر وہاں ممکن ہے کہ وہ تمام خوبیاں نشو و نما پاویں جنکی ضرورت دنیا کو ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ محبت کے نہ ہونے سے ایسے ایسے مہلک امراض میں ہمارا ملک پھنسا ہوا مردل کی حالت تک پہونچ رہا ہے۔ اس لئے محبت جو ایک بڑی کشش اور مقناطیسی طاقت ہے سب کو اختیار کرنی لازم ہے۔ اور تب ہماری حالت سدھر جاویگی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تمام ملک کے لوگوں کو چڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ ورنہ محبت کے موثر جذبے سے خالی ہوکر انواع و اقسام کی خرابیوں سے ملک کا ستیاناس ہو جاویگا جسکا علاج ناممکن ہوگا۔

اٹل نیموں پر فخر

ہمعصر رہبر مرادآباد مطبوعہ ۲۱ جنوری ۱۹۱۳ء میں ایک نوٹ لکھا گیا ہے کہ نجیب آباد ضلع بجنور کی خبر ہے کہ ایک بڑا پادری باہر سے آیا۔ آریہ سماج نے آسے "وید ایشوریہ گیان ہے یا بائیبل" دشے پر شاستراتھ کا چیلنج دیا۔ لیکن اس نے صاف ہی انکار کردیا۔ اگر پادری اگر ویدک دھرم کے اٹل نیموں کے اندر ہمارے آریہ بھائی بھی ان پر چلنے والے ہوتے تو کیا آج دنیا ان کے سامنے اسی طرح سر نہ جھکاتی جس طرح کہ آن کے سدھانتوں کا مقابلہ کرنے سے ہچکچاتی ہے۔ ہمارے خیال میں سنہ مذکور بالا بیان دریافت طلب ہے۔ اور اگر یہ سچ بھی ہو تو یہ مشنری طریق و پالیسی ہے جو انھوں نے عرصہ دراز کے تجربے کے بعد اختیار کی ہے کہ وہ بحث کا طریقہ چھوڑ بیٹھے ہیں۔ کیونکہ اس سے کوئی فایدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ آپس کی ضد اور دشمنی بڑھ جاتی ہے لیکن آریہ سماج کے اٹل نیموں پر کافی کتابیں عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوچکی ہیں۔ کہ جن میں ان نیموں کا رد کیا گیا ہے اور وہ نجات کے لئے بالکل ناکافی بیان کئے گئے ہیں۔ اور اب باقی بات آریوں کا ان نیموں پر چلنا۔ جبکہ وہ نیم ہی قابل نجات نہیں تو ان پر چلنا کیا فایدہ دیگا۔ اور اگر تمام آریہ صاحبان میں سے ایسے لوگ جیسی تلاش اور تفتیش سے ڈھونڈ کر نکالے جاویں۔ جو اصلی معنوں میں ویدک دھرم کے مطابق ۱۶ سنسکاروں اور چار یگیوں اور دس آریہ اصولوں اور چار آشرم پر عمل کرنے والے ہوں تو شائد متعدد اشخاص بھی ہاتھ لگنے مشکل ہونگے تو پھر نجات کا احاطہ بہت ہی محدود نظر آئیگا شاید کہ صاحب اشخاص میں مشکل سے دو رشی اور منی ہی رہجاوینگے۔ جن کی بابت کہتے ہیں کہ انہوں نے ہزاروں برس تک تپسیا اور سادھنا کی تھی۔ پھر دیگر تمام آریہ صاحبان نجات سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھینگے۔ کیونکہ حال آریوں کو تو معصر بھی ڈھونڈ رہا ہے۔

انجمن یادگار احمدیہ کا پہلا رسالہ مسمیٰ "کسر صلیب" ہمارے پاس برائے جواب پہونچا ہے اُس کے دوسرے صفحے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ چند احباب نے متفق ہوکر ایک انجمن بنائی ہے جسکا نام انجمن تبلیغیں رکھا گیا ہے جسکا مقصد نصرانیت کے خلاف تحریکوں کا سلسلہ چلانا ہے۔ جس کے دس نمبر نکلینگے۔ اس اول نمبر میں مسیح ابن مریم کی الوہیت کا ابطال کیا گیا ہے۔ اس رسالے میں تین باب ہیں جن میں تین باتوں پر بحث کی گئی ہے اوّل کہ مسیح خدا نہیں۔ دوئم کہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں۔ اور سوئم کہ مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کی دلیلوں کا رد ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم ان سوالوں کا جواب شروع کریں یہ بات ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ تمام رسالے میں معترض نے مندرجہ بالا کی تین باتوں کی رد میں قرآن کی آیات کی بنا پر اپنی دلیلیں قائم کیں ہیں جو بالکل خلاف عقل اور بے قاعدہ کاروائی ہے۔ کیونکہ جس کتاب کے ہم قائل ہی نہیں اُس کی کوئی بات ہمارے لئے کوئی دلیل نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ اس کتاب کو سچا ٹھہرانے پر اس سے پہلے بحث طے نہ ہوے۔ پھر ہم ان آیات اور قرآن کی دیگر آیات سے ان تینوں باتوں کو ثابت کرنے کی کوشش کرینگے۔ تب بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ اس سلسلہ "کسر صلیب" کے جاری کرنے میں کتنی کسر ہے۔ باقی دارشتہ۔

ہم اس خبر کو بجنسہٖ تار اور ایک مضمون کے ہمارے پاس پہونچی ہے کسی جگہ درج کرتے ہیں اور اس پر یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ یہ نوجوان مسیحی ہمارے ملک کے کانفرنس میں سے ہزاروں میں سے ایک تھا بپتسمہ پانے کے وقت سے جو عرصہ کتنی سال کا ہوا اس نوجوان کی سرگرمی اور جوش زیادہ اور زیادہ پائی گئی یہاں تک کہ اپنے دنیاوی فائدوں اور آرام کا خیال چھوڑکر اس نے منادی کرنا اپنا فرض ضروری خیال کیا اور ہمیشہ کلام سنانے کو تیار اور آمادہ رہا اور اس کام کو بخوبی انجام دینے کے لائق ہونے کے خیال سے وہ لاہور کے ڈوینٹی سکول میں داخل ہوا جہاں سے اب وہ گنتا دار میں پنجابیوں کے درمیان خدمت کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا اور خوشی خوشی اس کام کے لئے روانہ ہوا تھا لیکن افسوس کہ اب دفعتاً یہ خبر آئی ہے کہ وہ اپنی خدمتوں سے آرام کرنے کے لئے ایک دم بلایا گیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مسیحی بھائیوں میں سے کوئی صاحب ان کی عمدہ زندگی کے مختصر احوال کو قلمبند کرے جو ہمارے ملک کے لوگوں کے لئے کم مفید نہ ہوگا۔ جسکو ہم بخوشی درج اخبار کرینگے۔

ضروری نوٹ:- واضح ہو کہ خاص طور سے ایڈیٹر نورافشاں سے رسالہ کا جواب طلب کیا گیا ہے۔ ہم رسالہ کی پہلی اور دیگر صفحوں کو ظاہر کرنے کے لئے تکلیف گوارا کرتے ہیں تاکہ یہ جو کہ معترض اور ناظرین غور سے پڑھکر نتیجہ نکالیں۔ ایڈیٹر

ضرورت لاہور میں زنانہ کام کے لئے ایک تجربہ کار عورت کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی اُردو پنجابی جانتی ہو۔ درخواستیں بھیجنے



اقتباس

کھویا ہوا دین

ایام جوانی میں تیاری اور ترقی کرنے کے بہت موقعہ ملتے ہیں لیکن اگر غفلت میں وقت گزارا جائے تو پھر جو نقصان اس غفلت سے ہوتا ہے اس کا علاج کچھ نہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ خدا بعض چیزیں بارہا عنایت کرتا ہے۔ موسم لوٹ لوٹ کر آتے ہیں۔ اور پھول اپنے موسم میں بارہا کھلتے ہیں مگر جوانی پلٹ کر نہیں آتی ہے۔ یہی کیفیت زندگی کی ہر ایک منزل کی ہے کہ اس کا وقت آخر ختم ہو جاتا ہے۔ غفلت میں گزار دیا تو ۔ کام کر لیا تو۔ بلکہ غور سے دیکھئے تو ہر ایک دن کی یہی حالت ہے۔ جب دن ختم ہوا تو جانئے کہ ایک ایسا زمانہ گزر گیا۔ کہ پھر لوٹ کر کبھی نہیں آویگا۔

ہر ایک دن گویا بذات خود ایک چھوٹی سی زندگی ہے۔ جو صبح سویرے شروع ہوتی ہے۔ اور آخر شام ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی ایسی چھوٹی زندگیاں ایک سال میں ۳۶۵ ہوتی ہیں۔ پس سال بھر کے کام کو خوبی کے ساتھ انجام دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر ایک دن کا کام اسی دن ختم کر لیا جاوے۔ اگر سال بھر میں ایک دن بھی فضول گزرا تو سال کا کام بیشک ناتمام رہا۔ بلکہ کون جانتا ہے شاید اس ایک ہی دن کی غفلت کوئی آفت لا دے۔

حضور وائسرائے کے دہلی میں داخلہ دار السلطنت جدید قائم کرنے پر جو تار اور خطوط حضور وائسرائے کو موصول ہوئے تھے وہ سب سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ کہ ملک معظم کے روبرو پیش کئے جاویں۔

مفید کہانی

بشپ کی ہمدردی

جب اٹلی کے سپاہیوں نے ٹرکی والوں کے بیروت شہر کو گولہ باری سے تباہ کیا۔ شہر کے مسلمان لوگ بڑی تکلیف اور خطرے میں پڑ کے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ وہاں کے ایک نہایت دیندار بشپ نے اس مصیبت کو معلوم کر کے حکم دیا کہ سب مسلمان جو تمہیں اونچے ہمارے گھروں خانقاہوں گرجوں اور مسیحیوں کے گھروں میں پناہ پانے کے واسطے آویں۔ چنانچہ بے شمار جانوں نے بشپ کے زیر سایہ پناہ لی۔ اس ماجرہ کے چند دن بعد بشپ ممدوح کو گاڑی میں جاتے ہوئے مسلمانوں کی ایک بڑی بھیڑ نے گھیر لیا۔ اور زبردستی سائیس سے گاڑی رکوائی بشپ کو نہایت اندیشہ ہوا کہ لوگ گھبرائے ہوئے ہیں۔ مجھے مار ڈالیں گے۔ اتنے میں کہنے لگے اے نیک بشپ بتلاؤ کہ آپ کے ساتھ کیا کریں اور کہاں لے چلیں اپنے گھوڑوں کو گاڑی سے الگ کرو۔ تاکہ ہم ان کی جگہ جتیں۔ پس وہ خود گاڑی کو اپنے ہاتھوں سے کھینچ لے گئے؟

یہ عجیب عزت اور پیار بشپ کو کیوں ایک متعصب قوم نے دیا؟ صرف بشپ کی ہمدردی اور مہربانی کا عوض تھا۔

اگر لوگ نئے سال میں یہ ٹھانیں کہ ہم اس سال میں مہربانی کیا کرینگے تو دنیا کا پیار جیتینگے۔

مخزن مسیحی۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ تمام معاملات پر غور کرنے کے بعد اس نے یہ رائے قرار دی ہے کہ کرنسی آفس کلکتہ ہی رہے۔

پھولوں کی کیاری

۱۔ اے خداوند میرے خدا تو بہت عظیم ہے تو عزت اور جلال کا لباس پہنے ہوئے ہے۔

۲۔ وہ نور کو پوشاک کی مانند پہنتا ہے۔ اور آسمان کو پردے کی مانند پھیلاتا ہے۔

۳۔ اس نے اپنے بالاخانے کی کڑیوں کو پانی پر قائم کیا۔ اور بدلیوں کو اپنا رستہ بنایا۔ اور ہوا کے بازوؤں پر وہ سیر کرتا ہے۔

۴۔ وہ اپنے فرشتوں کو روحیں بناتا ہے۔ اور اپنے خادموں کو آگ کا شعلہ۔

۵۔ اس نے زمین کو اس کی بنیادوں پر بنایا۔ کہ اسے کبھی جنبش نہیں۔ زبور $\frac{۱۰۴}{۵-۱}$

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

لاوارث کوئلہ کی فروخت

ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ زیر دفعات ۵۵ و ۵۶ انڈین ریلوے ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء ۳ فروری سنہ ۱۹۱۳ء سے پیشتر مفصلہ ذیل کوئلہ بابت ادائے کل تمام رقوم جو اس کوئلہ پر ریلوے کی واجب الادا ہیں نہ اٹھایا جاویگا تو وہ کوئلہ ایک مقررہ قیمت پر جو کرایہ سے کم نہ ہوگی ہر خاص و عام کے سامنے نیلام کیا جاویگا۔

نام اسٹیشن جہاں سے روانہ کیا گیا	نام اسٹیشن جہاں کو روانہ کیا گیا	نمبر بلٹی	تاریخ بلٹی
بھجدی	لودیانہ	۹	۱۸ ۶/۱۲
جھریا	لودیانہ	۶۳۹۸۸	۱ ۶/۱۲

قسم و وزن کوئلہ ٹن میں	نام اشخاص جن کے واسطے لیا گیا
ڈسٹ ۱۵-۱۸ ٹن	رام لعل ارگسین
ڈسٹ ۰۰-۱۹ ٹن	سردار گوبند سنگھ

بحکم۔ ایل سی ڈی بیلن ٹرافک سپرنٹنڈنٹ بہادر لاہور مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۳ء

مراسلات

سیمی موّرس
یعنی
روح القدس کے نئے اعمال

گذشتہ سے پیوستہ

چوتھی فصل

سیموایل مورس ایک کریو لڑکا تھا۔ وہ حبشیوں کا حبشی خالص حبشی تھا۔ جب میری اُس سے ملاقات ہوئی تو وہ غالبًا بیس برس کا تھا۔ وہ ملک لائبیریا کا باشندہ تھا۔ جہاں وہ مکانات پر روغن کرنے کا کام انگریزی بولنے والے لوگوں کے درمیان کرتا تھا۔ اور یہاں ہی اُس نے خداوند کو پایا۔ دور مغربی سمت سے ایک مشنری مس صاحبہ بشپ ٹیلر صاحب کے ماتحت کام کرنے کو آئیں اور چونکہ میں بشپ صاحب کا سکرٹری تھا میں نے اُن کا استقبال کیا

میں نے اپنے دل کی بھرپوری سے اُسے روح القدس کی نسبت گفتگو کی اور اُس سے کہا کہ اگر تم روح کو قبول کروگی تو تم ملک حبش میں کامیاب ہوگی۔ اور نہ تم بیمار ہوگی اور نہ اُداس اور نہ تم تھک جاؤگی۔ روح تمہارے واسطے قوت حکمت اور تسلّی ہوگی۔ اور اس تمام ایک تجربہ عظیم کے لئے تم حمد کے دوامی پاور ہوگی۔ اُس مس صاحبہ نے سُنا۔ تمنّا کی۔ راضی ہوئی۔ دعا مانگی۔ اور روح پاک اُن پر نازل ہوئی۔ اُس کی دائمی حضوری اُس کے ساتھ تھی۔ اور وہ روح سے معمور ہوکر اپنے ملک سے مشنری بن کر روانہ ہوئی اُس کے ہمراہی مشنری صاحبوں نے خیال کیا کہ وہ نا کام رہیگی۔ کیونکہ وہ تنہا رہتی۔ اور اکیلی بیٹھ کر خدا سے بات چیت کرتی اور کبھی روتی اور کبھی ہنستی تھی۔ اُن کا یہ گمان تھا کہ اُس کا عاشق وطن میں رہ گیا ہے۔ اس لئے وہ ایسی حرکت کرتی ہو مگر اُس کا عاشق تو اُس کے ہمراہ تھا اور اسی وجہ سے اس کا یہ خیالی پن تھا۔ وہ مقام مقصود پر پہنچ گئی۔ اور قناعت برکت اور خوشی کے ساتھ اپنے کام میں مشغول ہوگئی۔

سیموایل مورس۔ کریو لڑکا نے اس مس صاحبہ کی آمد کی خبر سنی اور کئی میل سفر کرکے ملاقات کرنے اور مسیح کی نسبت گفتگو کرنے کو آیا مس صاحبہ تو روح سے معمور بلکہ لبریز تھی۔ اور سیموایل سے اُس کی بات چیت کرنے سے خوش ہوئی سیموایل دلسوزی سے گرم ہوکر تمنا کرنے لگا۔ اور ارادہ مصمم کرلیا کہ الٰہی تسلی دینے والے سے ضرور واقف ہوجاؤنگا۔ بار بار سفر کرکے وہ مس صاحبہ پاس آیا اور اس عزیز مضمون پر گھنٹوں اُن سے گفتگو کرتا تھا۔ اس کے بار بار اُسی مضمون کے دُہرانے سے تنگ کر ایک مرتبہ اُس نے کہا کہ اگر تم اور زیادہ علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم شہر نیویارک کے سٹیفن میرٹ کے پاس ضرور جاؤ جو کچھ مجھے روح القدس کا علم ہے۔ اُسی نے مجھے بتلایا ہے سیموایل نے کہا کہ میں جاتا ہوں۔ مگر وہ کہاں ہو؟ مس صاحبہ نے ہنسکر جواب دیا۔ کہ وہ شہر نیویارک میں رہتا ہے۔ پھر وہ بشپ صاحب کو نہ ملا۔ کیونکہ وہ تو روانہ ہوگیا تھا۔ بڑے پر تکان سفر کے بعد وہ سمندر کے کنارے پر پہونچگیا۔ جس وقت وہ وہاں پہونچا۔ اسی وقت ایک جہاز نے کنارے سے دور فاصلے پر لنگر ڈالا۔ اور ایک چھوٹی کشتی کنارے کی طرف آئی۔ سموایل نے جہاز کے کپتان سے درخواست کی کہ مجھے نیویارک لیتے چلو۔ کپتان نے نامنظور کی۔ بلکہ اُسے بُرا بھلا کہا۔ اور ٹھوکر بھی لگائی لیکن اُس نے یہی کہا کہ آپ مجھے ضرور لیجائینگے۔ وہ رات اُس نے ریت پر سو کر کاٹی اور دوسرے روز کپتان نے پھر نکال دیا۔ جب بارے تیسرے دن اُس نے پھر درخواست کی۔ اور اس مرتبہ کپتان نے اُس سے پوچھا کہ تم کیا کام کرسکتے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ جو کام آپ بتادیں میں کرنے کو تیار ہوں یہ دیکھکر کہ وہ موٹا تازہ نوجوان ہے اور چونکہ اُس کے دو ملاح بھاگ گئے تھے۔ اور اُس کے پاس کافی کام کرنے والے نہ تھے۔ اُس نے دریافت کیا کہ تنخواہ کیا لوگے سیموایل نے جواب دیا کہ میں سٹیفن میرٹ سے ملنے چاہتا ہوں۔ اُس پر کپتان نے اپنے ملاحوں کو حکم دیا کہ اس لڑکے کو جہاز پر لے جاؤ۔

سیموایل جہاز پر پہونچ تو گیا۔ مگر جہاز یا سمندر کی نسبت کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ لنگر اُٹھایا گیا اور وہ روانہ ہوگیا لاعلمی کے باعث اُسے بہت تکلیف اُٹھانی پڑی۔ کثرت سے اُسے گالیاں ملتیں اور بہت گھونسے اور ٹھوکریں کھاتا تھا۔ تاہم اُس کی صلح دریا کی مانند۔ اُس کا بھروسا بے حد اور اُس کی امید کامل تیرہ سی تھی۔ وہ کپتان کے کمرے میں صفائی کرنے کو گیا۔ اور کپتان قائل ہوا اور اُس کا دل بدلگیا۔ یہ روحانی آگ جہاز میں بھڑک اُٹھی۔ اور نصف بلکہ نصف سے زیادہ ملاح بچگئے۔ اب تو یہ جہاز بیت ایل بنگیا۔ حمد کے گیت اور دعا کی بھرمار وقت سنائی دینے لگی۔ اور اس ناشائستہ اور جھگڑالو لوگوں کی بڑی آؤبھگت ہونے لگی۔

جب سیمی نیویارک کو جہاز سے جا رہا تھا تو وہ ایسے واقعے ہوئے جو ثابت کرتے ہیں کہ اُس کا ایمان کیسا عجیب تھا۔ جب اُس نے کپتان سے درخواست کی کہ سفر کے ایام میں مجھے جہاز میں کام کرنے کی اجازت ملے۔ کپتان نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے کبھی جہاز میں سفر کیا ہی؟ جب سیمی نے انکار کیا تو کپتان نے کہا کہ میں تم کو جہاز پر نہیں لے جاسکتا۔ کیونکہ تم جہاز پر بوجھ اور کام کے نہ ہوگے سیمی نے منت کی کہ جناب من رحم کرکے مجھے لے چلئے میں اپنے پیسے اِتنے کماں گا۔ وہ مجھے بیمار ہونے نہ دیگا الا جب تک کہ امریکہ پہونچ نہ جاؤں میں آپ کی خدمت کرونگا کپتان نے اُسے نوکر رکھ لیا۔ مگر تیسرے دن وہ ایسا سخت بیمار ہوگیا کہ زندگی بھر کبھی نہ ہوا تھا۔ جب میں نے دریافت کیا کہ پھر تم نے کیا کیا؟ سیمی نے جواب دیا کہ میں نے گھٹنے ٹیک کر باپ سے کہا تو جانتا ہے میں نے اِس آدمی سے وعدہ کیا کہ امریکہ پہونچنے تک میں اُسکا کام کرونگا۔

باقی دارد



ایک پنڈت ہندو کا خواب
اور
اُس کی حقیقت

۱۔ پنڈت ارجن داس بھارت کا صوفی اپنی کتاب بھارت کھنڈ صفحہ ۲۸ پر اپنے ایک خواب کا بدیں الفاظ خاکہ کھینچتے ہیں " مجھے ایک آگ نظر آتی ہے جو کہ عالمگیر ہے یعنی بے حد محبت کی آگ جو نفرت سوز ہے اور ہر ایک چیز کو جلا کر صاف کر رہی ہے بھارت کے چٹیل میدانوں، افریقہ کے فراخ ملکوں ایشیا کے قدیم پہاڑوں اور یورپ کی وسیع سلطنتوں پر مجھے اس ہمہ سوز اور ہمہ ساز آگ کے شعلے بھڑکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا جو جا بجا بلند مقامات سے شروع ہوا ہے۔ اپنی سائنس اور ترقی کے لئے اس انسان نے خود روشن کیا ہے۔ روئے زمین پر انسان ہی ایسا مخلوق ہے جو آگ کو جلا کر اُسے بقا دے سکتا ہے چونکہ ارضی مخلوقات میں ناطق بھی یہی ہے۔ لہذا اپنے مساکن میں روحانی آگ بھڑکانے میں سب سے اوّل ہے۔ ان جنہی مکانات کو محبت سے پاک اور عقل سے منور کرنے والی آسمانی آگ لانے کے لئے بھی یہی پیش قدم ہے۔ اس غیر محدود آگ کو بھڑکر جو بانیں بادشاہتوں شاہنشاہتوں اور دنیا بھر کی سیاستی برائیوں کو پگھلا دیگی میں غایت درجہ مسرور ہو کر ایک مشعل جوش کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ سب سے اونچے اونچے پہاڑ جل اُٹھینگے گھاٹیوں کے خوشنما شہر بن جائینگے پیارے گھر اور محبت طبیعتیں ساتھ ساتھ پگھلینگی۔ نیک و بد مخلوط ہو کر یوں غائب ہونگے جیسے آفتاب کی سنہری شعاعوں میں شبنم لامحدود ترقی کی بجلی سے انسانی طبیعت جل رہی ہے آج اُس کی فقط چنگاریاں جانب آسمان اُڑتی ہیں۔ نقاروں شاعروں اور مصنفوں کی دواتیوں میں ادہر اُدہر شعلے نظر آتے ہیں۔ یہ آگ مسیحی ہم ہم کو کامل پاکیزہ حالت پر لانے کے لئے ایک بخشی ہیں تھی یا دوسرے لفظوں میں یوں کہوں کہ جہان کو مکتی دلانے کے لئے بخشی ہیں تھی۔ جسے مسیحی دھرم کہتے ہیں۔ (یسوع مسیح) یہ آگ کنواری مریم کے پیٹ میں پرکاشماں ہوئی تھی۔ ہندو اور مسلمان اس عالم سوز آگ کو بجھانے کیلئے چاروں طرف تیزی سے دوڑے۔ مگر یہ آگ ایسی تیزی سے بڑھتی گئی کس تیزی کا اُسکے بانی یسوع مسیح کو گمان بھی نہ تھا۔ اور قوموں نے بھی ایشیا کی اس نئی روشنی کے بجھانے کے لئے ہندو اور مسلمانوں کا ساتھ دیا لیکن یہ آسمانی آگ اور بھی بھڑک اٹھی اور پھیل گئی۔ . . . .

تمام بدیوں کا مجموعہ مسیحی میں جلکر بھسم ہو جائیگا یہاں تک کہ بیماری کی جگہ صحت بتوں کی جگہ قدرت۔ پوپ کی جگہ دیل باپ کی جگہ پن۔ اودیا کی جگہ گیان۔ نفرت کی جگہ محبت۔ دشمنی کی جگہ دوستی۔ نرگ کی جگہ سورگ۔ دُکھ کی جگہ سُکھ۔ مورت پرستیوں کی بجائے پرمیشور اور راستی سچ القدس نہ ہو جائے ہیں اس اگنی کی ہمت کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جب یہ اگنی سمندر پر تقوی کو فوجیوں پر دوان کریگی تو عالمگیر محبت برکت اور آنند کا ایک نیا زمانہ شروع ہوگا "

۲۔ مذکورہ بالا خواب ایک روحانی خواب ہے جو کہ بھارت کے پنڈت نے اپنے تنہائی کے لمحوں میں دیکھا۔ مگر کیا یہ ایک حقیقت بھرا خواب ہے۔ یا ایک پرجوش دماغ کا ذہنی نقشہ ہے اس میں شک نہیں کہ مشرق میں ایک آگ روشن ہوئی تھی اور وہ پرماتما کے امرت پتر یسوع مسیح کے سینے میں جل چکی تھی۔ پر جو یسوع مسیح کی سپرٹ کا مطالعہ کرتے ہیں ایک بھارت کا صوفی جوش بھرے خیالات کو اپنے ہموطنوں پر ظاہر کرنے کیلئے مجبور ہوا۔ خداوند یسوع مسیح کے جیون چرتر کا اور اس کی سپرٹ کا جسقدر ہم گہرا مطالعہ کرتے ہیں۔ اسی قدر ہمیں آتہ آنا ہے اور ہم اس خواب کو جو کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی سپرٹ کی موجودگی میں ایک امر واقعہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور ہم یہ کہنے سے رک نہیں سکتے کہ وہ آگ جو خداوند یسوع مسیح کے سینے میں جل رہی تھی وہ درحقیقت ایک آسمانی آگ تھی۔ اس آگ کا منشا دنیا سے بدی۔ نفرت۔ حقارت۔ دشمنی۔ بت پرستی جہالت وغیرہ کو دور کرنا تھا۔ پر یسوع مسیح نے اپنی زندگی میں اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ اس آگ کے لئے جو کہ اُن کے اندر جل رہی تھی قطعی سچے تھے۔ مسلمان ہندو اور قومیں سب ہی اس آگ کو بجھانے کے لئے آگے بڑھے اور جنہوں نے پانی سے بجھانے میں ناکامیابی دیکھی اُنہوں نے تلوار اور زہر کے ذریعہ اس کو بجھانا چاہا۔ لیکن پرماتما کا ملہم پتر یسوع مسیح تلوار اور زہر دونوں پر غالب آیا اور اس نے اس بات کا ثبوت دے دیا کہ وہ ایک معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ ایک غیر معمولی انسان تھا اور اس کے سینے میں آگ جل رہی تھی وہ ایک آسمانی آگ تھی وہ ایک الٰہی آگ تھی جو کہ وقتاً فوقتاً اس دنیا میں خدا کے برگزیدہ بندوں میں شعلہ زن ہوتی رہتی ہے۔ لیکن وہ آگ دنیا میں ہر ایک انسان کا حصہ نہیں ہو سکتی۔ نہ ہی وہ ہر ایک سوسائٹی یا مذہب کا مقتدیٰ ہو سکتی ہے۔ بلکہ وہ خاص خاص انسانوں کے دل میں ہی شعلہ زن ہوئی ہے۔ جس قدر اس آگ کی چنگاریں ایک خاص ذریعہ سے گزر کر معمولی انسانوں تک پہنچتی ہیں۔ اس قدر یہ آگ دنیا میں پھیلتی ہے۔ معمولی انسان اس روحانی آگ کو آسمان سے دنیا پر نہیں لا سکتے۔ اس آگ کا لانے والا خاص ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ جن کو ہم شاگرد کہتے ہیں۔ سیوک کہتے ہیں۔ مرید کہتے ہیں۔ مقلد یا معتقد کہتے ہیں وہ بطور گھاس پھوس یا روئی کے اس آگ کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔ اور وہ اس روحانی آگ میں شامل ہو کر جل اٹھتے ہیں۔ وہ دنیا و مافیہا سے قطعی اوپر ہو جاتے ہیں۔ اُن کو نہ دنیا کے عیش و عشرت کی پرواہ رہتی ہے۔ نہ آرام و آسائش کی۔ نہ وہ اپنی نمود و نمائش کے بھوکے ہی رہتے ہیں۔ نہ عزت و شہرت کے پیاسے بلکہ وہ پروانہ وار اس روحانی آگ میں جلنے میں ہی سب سے بڑا آنند اور آرام محسوس کرتے ہیں۔ اس قسم کے پروانے جس قدر صفا دل ریاکاری

ہے ۔ جتنا آزاد مذہب ہے اور سچائی کے عاشق ہوتے ہیں اسی
قدر یہ آگ زیادہ جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے
انسانوں میں سے گزر کر قوموں ملکوں اور سلطنتوں میں پھیلتی
ہوئی تمام عداوت ۔ نفرت و دشمنی ۔ دنیا پرستی ریاکاری
مکاری کا خاتمہ کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جہاں معتقد یا
ظہوروں کے نام لیوا خشک لکیر یا پتھروں کے ہوتے ہیں۔
وہاں یہ آگ اپنا اثر بہت ہی کم کرتی ہے۔ بلکہ جیسے کیچڑ میں
آگ کی چنگاری جاکر بجھ جاتی ہو ویسے ہی یہ روحانی آگ دنیا پرست
مکار ریاکار شہرت پسند عزت کے بھوکے ۔ انسانوں کے
دلوں پر کوئی سوزش پیدا نہیں کر سکتی۔ بلکہ وہ وہاں جاکر بجھ جاتی
ہے۔ اور وہ دنیا میں پھیلکر اپنے مشن کو پورا نہیں کر سکتی کیونکہ
ہر ایک روحانی یا آسمانی آگ کے مشن کو دنیا میں پھیلانے والے
روحانی ظہوروں کے معتقد یا نام لیوا ہی ہوتے چلے آئے ہیں
حضرت محمد صاحب بھی ایک روحانی آگ کو زمین پر لایا تھا وہ
آگ محمد صاحب کے ساتھ ہی بجھ گئی ہوتی ۔ اگر اُس کی
چنگاریوں نے ان کے حواریوں کے ذریعہ پروانہ وار قربانیوں
کا تار نہ باندھ دیا ہوتا ۔ روئے زمین پر وہ آگ پھیلی قوموں
کی قومیں ملکوں کے ملک اور سلطنتوں کی سلطنتیں اس
آگ میں پگھل گئیں ۔ لیکن تیری مجسم آنند تھی پربھو یسوع مسیح
نے دیا اور کرونا کا ہاتھ پتت سے پتت اور نیچ سے نیچ انسانوں
سے لیکر شودروں تک یکساں پھیلایا اور ان سب کو اپنی پریم
بھری گود سے لگاکر اخوت کا زندہ ثبوت دیا ہے کہ دنیا
کے اتہاس میں اگر کسی نے کلام الٰہی کے سروانی بھوتانی
ترشنیہ چکشو شانتی سکشا نام کا نقارہ گویہ یا ان کیا تو وہ پتا
کا امرت پوتر پربھو یسوع مسیح ہی تھا ۔ دنیا نے بڑے بڑے ظہور
پیدا کئے ۔ لیکن اس وقت تک ظہوروں کا جو اتہاس دنیا
کے سامنے آچکا ہے ۔ ان سب میں ہمارے خداوند کا درجہ
لاثانی ہے ۔ دنیا میں تیری ہی دیا ۔ پریم اور پوترتا کے پردے
کو کھینچنے والا اور برہمنزم کے مظالم سے جاں بلب کروڑوں
انسانوں اور حیوانوں کے منہ میں تیری امرت کا ٹپکانے والا
اور اس پتت دیش میں جاہ و جلال عروج و کمال کو رو
جمال کی شمع جلانے والا پتا کا امرت پوتر یسوع مسیح ہی تھا۔
جب تک یہ شمع روشن رہی دنیا میں دنیا کے نواسیوں کا
اخلاقی ۔ روحانی اور ملکی پہلو سے کتنا روشن رہا ۔ لیکن جوں ہی
سوامی دیانند نے اس شمع کو گل کر دیا ۔ دنیا میں تاریکی چھاگئی
برہمنزم کا زہریلا درخت از سرنو سرسبز ہوگیا ۔ اور اس کے
زہریلے کانٹوں نے کروڑوں کو زخمی کرکے از سرنو اچھوت بنادیا
سوامی دیانند کے سائنس نے انسانوں کو اُن کے فرائض
منصبی سے ہٹاکر برہم بناکر بالکل اپاہج بنا دیا ۔ وہ انسانی
تعلقات جو کسی بھی سوسائٹی میں انسانوں کو ایک دوسرے
سے وابستہ رکھتے ہیں درہم برہم کر دیئے ۔ سوامی دیانند نے ان
تمام ستونوں کو جن پر کہ سوسائٹی کی عمارت قائم تھی چھت
کے نیچے سے نکال ڈالا ۔ اور اُن کی جگہ کوئی نیز ستون بیانہ کئے
جسکا نتیجہ ہوا کہ سوسائٹی کی تمام عمارت دھڑام سے زمین پر
آگری ۔ یہ تمام نقشہ بعینہ اس نقشہ سے مشابہ نظر آتا ہے ۔ کہ
جہاں ایک نہایت ہی وسیع اور عالیشان عمارت بنی کھڑی
ہو ۔ لاکھوں اور کروڑوں انسان اس کے نیچے آباد ہوں اور
اپنے اپنے فرائض کو پورا کر رہے ہوں کہ یک لخت ایک قوی
ہیکل دیو آکر اس عمارت کے ستونوں کو نیچے سے کھینچ لیتا ہو
اور ان لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو اس چھت کے نیچے
دبا مارتا ہو ۔ ان میں سے جو ہاتھ پاؤں مار کر چھت کے نیچے سے
نکلنے کو کامیاب ہوئے ہوں وہ لنگڑے لولے ۔ اپاہج ہو کر
سادھو سنیاسی یا وداسی گرہستی بنکر ایک مذموم اور گری ہوئی
زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور ہوئے ہوں ان کی ایسی حالت کو
دیکھ کر باہر کے تندرست انسان بھی ان پر چھاپہ مارکر
اُن کو اپنا غلام بنا لیتے ہوں جو باقی ماندہ ہوں وہ باوجود برہم ہونے
کے بھی ہر گروہ کی ٹھوکروں کا شکار ہو رہے ہوں ۔ اہل
بھارت کو یہ سزا اُن کے کفر کی وجہ سے ملی ۔ کیونکہ انہوں نے بجائے
بے بضاعت انسان رہنے کے برہم ہونے کا دعویٰ کیا ۔
جو کہ سراسر فضول اور حماقت تھی ۔ جس تیز کلہاڑے سے
سوامی دیانند نے سوسائٹی کے شاندار درخت کو کاٹ کر
انسان کو برہم کے بھرم میں ڈبو کر ادویت کا درخت پیدا
کیا تھا ۔ ضرورت تھی کہ اس سے زیادہ تیز کلہاڑے کے ساتھ
سوامی دیانند کے اس ادویت واد کو بیخ و بن سے اکھاڑ
کر ویدنیزم کی عمارت کو از سرنو قائم کرنے والا ایک ظہور آتا ۔ اور وہ
ظہور آیا ۔ جبکہ ہمارے پربھو یسوع مسیح نے دیانند کے ہتھیاروں
کے اس کے لگائے ادویتزم کے درخت کو کاٹ ڈالا ۔ دنیا کا چکر
عجیب ہے ۔ روحانی جگت کے قوانین اس سے بڑھکر عجیب و غریب
ہیں ۔ سورج جس قدر زیادہ اپنی کرنوں کو زمین پر پھینکتا ہے
اسی قدر گرمی بڑھتی اور بخارات اُٹھتے ہیں اور اسی قدر کثرت
سے بارش ہوتی ہے ۔ بارش کے بعد ہی زمین سرسبز و شاداب
پیدا کرنے کے قابل ہوتی ہے ۔ سوامی دیانند نے جو حرارت پیدا
کی تھی ۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس حرارت کو بادلوں
کی شکل میں سے گزار کر برسا دیا ۔ روحانی جگت کا ایک عجیب چکر
ختم ہوگیا ۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ زمین سرسبزی پیدا
کرے ۔ اور بنجر زمین سرسبز ہو دنیا میں مسیح کا پرچار ہو قومیں
اور سلطنتیں اس آگ میں پگھل کر ایک ہو جاویں جسکا نظارہ
بھارت کا صوفی دیکھ رہا ہے ۔ اے امن کے شہزادے تو
اپنا جلوہ دکھا ۔ کیونکہ زمین تیری منتظر ہے ۔ اے آنند کند
یسوع مسیح تو اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہو تو نے اپنا جلال
دکھا دیا ۔ اب دنیا کو تیرے جمال کی ضرورت ہے ؎

دکھا کے ہم کو جلال اپنا کیا ہے تو نے نہال ہم کو
اٹھادے رخ سے نقاب اب تو دکھا دے اپنا جمال ہم کو

راقم

ڈی ۔ ڈبلیو ۔ آر ۔ جٹسن ۔ ایس ۔ پی ۔ جی ۔ وزٹی ۔
حال سی ۔ ایم ۔ ایس مشن ۔ امرتسر

ضلع جہلم میں سے ہی چھاؤنی کا نوار و گروہ ٹی کے ماتا
ہے ۔ پولیس سے ہ پے گرفتاری ہے ۔

بچوّں کے لئے گیت

ایک شریر لڑکے کا پیار

ایک لڑکا بالکل نٹ کھٹ تھا　　بے رحم اور شریر
جو بچہ اُس سے چھوٹا تھا　　جانتا اُس کو حقیر
اور جب نہانے جاتا تھا۔　　وہ کیا کرے تب
کسی کی جوتی پانی سے　　بھر دیوے لبالب
بے چارا اگر رونے کو　　دل کرتا تھا بار ور
تب ظالم اور سخت ہونے کو　　بول اُٹھے بس کر شور
طمانچے مارتا دونوں کان　　اور نوچتا چھوٹے گال
پھر بولتا میری بات کو مان　　تب کھینچے بال۔
ایک روز جب ظالم لاپروا　　شرارت کر رہا۔
تب اُس وقت سزا دینے کو　　ایک آدمی آیا تھا
وہ کیسا لمبا موٹا تھا　　اور بھاری اس کا ہاتھ
وہ مارتا نوچتا رہتا تھا　　پھر لے گیا اپنے ساتھ
اے بچو تم سب یاد رکھو　　جو ظلم کرے گا۔
یا کسی اور کو دے گا دکھ　　آپ بھی دُکھ پاوے گا

(مس ایلفرڈ سکاٹ گیٹی۔)

ضرورت

چرچ مشن ہائی سکول امرتسر کے لئے ایک ایسے ورزش ماسٹر کی ضرورت ہے جو ہائی سکول میں جمناسٹک قواعد۔ کرکٹ و فٹ بال بخوبی سکھا سکے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتے پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

ہیڈ ماسٹر چرچ مشن ہائی سکول
امرتسر

حضرت شاکر کا شکریہ

از "بلبل ہند" ڈاکٹر بھگوان داس "ستارۂ ہند"
آئی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ٹی۔ بی۔ ٹی
ہیڈ ماسٹر مشن انڈسٹریل سکول سہارنپور
آنریری چیف سکرٹری انڈیا سروِنٹس سوسائٹی
آنریری چیف اڈیٹر متحدہ یتیم خانہ ہند۔
سابق اڈیٹر "آریہ پترکا"

شاکر کا سلام اور گشتہ کا پیغام

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

بندہ نواز جناب اڈیٹر صاحب "نور افشاں" تسلیم بصد تعظیم۔ معزز "نور افشاں" مطبوعہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء صفحہ ۸ کالم ۲ کے نیرین حصہ میں کوئی ایک تجربہ کار نامہ نگار صاحب بذمرہ نامہ نگاران "نور افشاں" اسم بامسمٰی بھائی شاکر میرٹھی بھی ہیں۔ بجواب اُن کے تجاہل عارفانہ "دریافت طلب امر" عرض ہے کہ براہ مہربانی ہم پیشہ کی تشفی کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور تحت الحظ نمبر شایع فرما کر گشتہ اور شاکر دونوں کو مشکور فرمائیں۔

(۱) بھائی شاکر نامہ نگار کی تیز نظر سے "نور افشاں" کا وہ پرچہ جس میں عطیہ "ستارۂ ہند" و "بلبل ہند" کی نسبت نوٹ چھپ چکے ہیں گزر چکا ہے۔ جس میں کہ آپ کے سوال کرنے سے پہلے ہی جواب حل ہو گیا ہے۔ اوّل تو آپ کو مناسب یہ تھا کہ آپ اپنے گشتہ کو صرف ایک کارڈ یا بیرنگ خط و رجسٹری شدہ چٹھی لکھکر دریافت کر لیتے تو خاکپائے آپ کی پوری پوری خاطر جمع کر دیتا اس سے "نور افشاں" کے مقدس میدان میں آپ کے اترنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ہاں اگر میں آپ کو جواب باستصواب نہ دیتا تو البتہ آپ کا یہ فرض ہوتا کہ آپ "نور افشاں" کے آئینہ میں شوق سے تشریف لاتے۔

(۲) براہ مہربانی آپ "نور افشاں" کے تازہ فائل پر اپنی تیز نظر مارتے ہوئے چند منٹ کی تکلیف گوارا فرمائیں تو آپ کے پیچ دار استفسار کا جواب اُسی میں نمبر ۱ سے پیشتر ہی نظر آ جائیگا۔ اور اگر اس آسان طریقہ سے آپ کو یہ سبق کافی ازبر نہ ہوگا تو پھر باقاعدہ ذہن نشین کرا دونگا

(۳) آپ ایسے اعجاز رقم لائق اور تجربہ کار نامہ نگار کی نوٹ اور چوٹ پر میرا متنشا نوٹس لینے کا ہرگز نہ تھا۔ لیکن آپ کی مشکوک شرائط اور ذو معنی ستم ظریفانہ الفاظ نے مجھے مجبور کیا کہ آپ کی غلط فہمی کو دور کر دوں۔ امید ہے کہ اب آئندہ آپ کو پھر وہم کرنے کی بیجا ضرورت اور جرأت نہ ہوگی فقط

راقم آپ کا خادم و خاکپائے اصلی گشتہ فیض آبادی
وزیر "بلبل ہند و ستارۂ ہند"

روح القدس کی تلڑی ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ

ایسے سوال کا جواب نفی اور اثبات دونوں میں دیا جا سکتا ہے۔ روح القدس کی ایک ایسی بھرپوری ہے جو بہت سے مسیحیوں کو اُن کی تبدیلی کے وقت نہیں ملتی۔ اسواسطے وقت کے لحاظ سے یہ عموماً دوسرا تجربہ ہے۔ لیکن یہ جیسا کہ خدا کا کلام سکھلاتا ہے۔ نہ تو روح القدس کی بخشش ہے اور نہ ہی روح القدس کا حاصل کرنا ہے۔ اور نہ ہی روح القدس کا بپتسمہ پانا ہے تبدیلی کے وقت ایک دفعہ اور ہمیشہ کے تئے روح القدس حاصل کیجاتی ہے۔ وہ اقنوم شخص ہے۔ وہ اس وقت ایک دفعہ اور ہمیشہ کیلئے اور ٹھیرنے کے لئے آتی ہے۔ ہم خواہ خدمت کے لئے خواہ نئی زندگی کے لئے اُس کے تابع ہوں یا نہ ہوں۔ مگر روح القدس کو اسی وقت حاصل کرتے ہیں۔ اُس کی حضوری اور طاقت کا بڑا تجربہ جو دل کی تبدیلی کے بعد جلدی یا دیر میں کسی نہ کسی وقت حاصل ہوتا ہے۔ وہ خدا کے کلام کے الفاظ کے

بموجب نہ تو روح القدس کی بخشش ہو اور نہ ہی روح القدس کا حاصل کرنا ہے اور نہ ہی روح القدس کا بپتسمہ پانا ہے۔ بلکہ روح القدس کے جو نئی پیدائش کے وقت پہلے سے مل چکی ہے۔ اپنے تئیں حوالہ کرنے کے سبب ایک قسم کی بھرپوری ہے پنتیکوست کے وقت۔ روح القدس نازل ہوئی تاکہ کلیسیا مسیح کے وقت کو بدن کو قائم کرے اس بڑے دن کو مسیح نے کلیسیا کو روح القدس سے بپتسمہ دیا۔ چونکہ ہم ایمان سے اُس بدن کے عضو بنتے ہیں۔ اس واسطے ہم اسی روح سے جو اُس بدن میں بستی ہے بپتسمہ پاتے ہیں یعنے ہم روح القدس کی بخشش کو حاصل کرتے ہیں۔ ہم صفائی سے اسباب کو سمجھ نہیں سکتے کیونکہ ہمارے ضعیف دل بہت جلد ہی خطا کیطرف رجوع ہوتے اور برکت کو حاصل کرنے کی انتظاری میں لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے تئیں اس کے جو پہلے سے حاصل کیا گیا ہے سپرد کر دینے سے اصلی مدعا سے بھٹک جاتے ہیں جسم ایسا کمزور ہے کہ یہ اصلی مقصد یعنے اپنے تئیں پورے طور سے اس کے سپرد کر دینے سے جو اس کو پہلے حاصل ہو چکا ہے۔ اس سے خوش ہوتا ہے کہ دینے کا بوجھ خدا پر ڈالکر اپنی درخواست کی انتظاری کرتا رہتا ہے۔ لیکن افسس مریدوں کا کیسا حال ہے۔ جن کو یہ سکھلایا گیا تھا۔ کہ جب وہ ایمان لائے تھے تو انہیں روح القدس کو حاصل کرنا چاہئے تھا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بہت سے لوگ اگرچہ مسیحی تو ہیں مگر انہوں نے روح القدس حاصل نہیں کی ہے۔ اور طاقت و فتح کے نہ حاصل ہونے کا یہی سبب ہے اگر ہم خدا کے اپنے کلام کی روشنی میں تعصب کو بالائے طاق رکھکر اسباب کا امتحان کریں تو ہمیں معلوم ہو جاویگا کہ اعمال ۱۹: ۲ جسکا اکثر حوالہ دیا جاتا ہے اس خیال کی کہ چونکہ ایماندار نو مسیحی ہونے کے بعد روح القدس کی بخشش کو حاصل کرتے ہیں اس واسطے ہمیں بھی اُس کی ضرورت ہے تائید نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ سب سے مضبوط ثبوت ہے کہ رسولوں کی اُمید یہ ہوتی تھی کہ لوگ اپنی تبدیلی کے وقت روح القدس کی بخشش کو حاصل کریں۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس مضمون کی نسبت پولوس کی تعلیم بالکل پطرس سے ملتی ہے۔ اس سے پہلے باب میں ہم نے بیان کیا ہے۔ کہ پطرس نے روح القدس کے حاصل کرنے کی سادہ شرائط توبہ اور گناہوں کی معافی کیلئے یسوع مسیح پر ایمان بتلایا ہے۔ یہ دونوں اکیلی شرائط نہ صرف ضروری تھیں بلکہ دونوں کی دونوں لازمی تھیں۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

بیوی:- میں خوش ہوں کہ آپ نے یہ مثالیں پیش کی ہیں کیونکہ میں ابھی سے آپ کے منطق کی کمزوری کو ظاہر کرونگی۔ اور ثابت کرونگی کہ تمہارا فرقہ خدا کی کلیسیا کا حصہ نہیں ہے۔ لیکن اب یہ میٹنگ کا وقت ہے اور مجھے وہاں جانا ضرور ہے میری روح ان میٹنگوں سے کیسی خوش ہوتی ہے۔ مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ انسانی دل کو اس دنیا میں ایسی خوشی نصیب ہو سکتی ہے عزیز کیا آپ بھی آج رات میرے ساتھ چلینگے؟

میاں:- نہیں آج نہیں۔ کیا بہت سے ہیں جو نجات حاصل کریں؟

بیوی:- بہت ہیں جنہوں نے نجات پائی ہے۔ میں سوچتی ہوں کہ شاید میں ہی کہتی ہوں۔

میاں:- یہ میٹنگیں کب تک رہینگی۔

بیوی:- مجھے ٹھیک معلوم نہیں اگلے اتوار کو وہاں بپتسمہ کی رسم بھی ادا کی جائے گی۔ گڈنائیٹ۔ اس مضمون کے سلسلہ کو بھول نہ جانا گڈنائیٹ۔

میاں:- اپنے آپ میں، میں تو سوچتا تھا کہ میری مثالیں اُسے گھبرا دینگی۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ ان سب کو درہم برہم کر دے گی۔ میں ضرور غلطی پر ہونگا۔ یہ تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ابھی تک مجھے نجات نہیں ملی ہے۔ میں اپنی موجودہ حالت میں خدا کے سامنے حاضر نہیں ہو سکتا۔ کاشکہ وہ مجھ پر اپنا رحم فرماوے۔

باقی دارد

ایک مسیحی فقیر کا حال

ناظرین نور افشاں کو نہایت افسوس کیساتھ خبر دیتا ہوں کہ ہمارے عزیز فقیر منش سادھو سندر سنگھ صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے وہ مشنری ہوکر امریکہ جا رہے تھے کہ راستے میں بجائے امریکہ کے آسمان پر بلائے گئے۔ آپ سات برس پیشتر ایک شریف سکھ خاندان سے مسیحی ہوئے تھے۔ اور بپتسمہ پاتے ہی فقیرانہ طور سے منادی کرنا شروع کر دیا۔ لاہور ڈوونٹی کالج میں تعلیم پائی اور کچھ عرصہ مسٹر سٹوکس کے ہمراہ خدمت کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ نے تبت کشمیر کابل اور کل ہندوستان میں بشارتی دورہ کیا جس میں سینکڑوں تکلیفیں اُٹھائیں تبت کی طرف دو دفعہ منادی کرنے کے سبب قید میں ڈالے گئے۔ بارہا فاقہ تنگی مصیبت سردی و ستائے جانے کی حالت میں رہے۔ تاہم نہایت خوش رہتے تھے۔ ایک سچے سادھو تھے۔ نہ کسی سے پیسہ لیتے تھے۔ اور نہ آپ میں کوئی بدعت پائی گئی۔ چند سال گزرے کہ نور افشاں اور کئی ایک انگریزی اخبارات میں آپ کا ضمیمہ چھپا تھا۔ آپ وہی صاحب ہیں جنکی بابت ۲۹ نومبر نور افشاں کے ایڈیٹوریل نوٹس اور ۱۵ نومبر کے مخزن مسیحی و پنجاب مشن نیوز اور ۱۰ نومبر کے اخبار گوسپل ہیرلڈ میں بیان ہوا تھا آپ ایک طور سے تو گمنام مگر خدمت کے لحاظ سے مشہور و معروف تھے۔ گزشتہ سال میں جو دورہ آپ نے کیا۔ انبالہ و منصوری بریلی آگرہ لکھنؤ الہ آباد بنارس گورکھپور۔ بھاگلپور۔ کلکتہ۔ جبلپور۔ ناگپور۔ حیدر آباد و بمبئی بڑودہ وغیرہ میں گئے۔ ایسے بہتاثیر تھے کہ لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا اور بہتوں نے نئی زندگی پائی۔ خدا کرے کہ ہمارے ملک کے نوجوان اسی طرح اپنے فرض کو پہچان کر اپنی زندگی خدا کی خدمت کے لئے دیدیں۔ مجھے آپکی اچانک اور ہجرانی کی وفات کی خبر سن کر رنج تو بہت ہے اور اُن کے سب دوستوں کو ہوگا۔ مگر چونکہ وہ اپنی خدمت کو پورا کر کے اب خداوند کے پاس اپنی محنتوں سے آرام کر رہے ہیں۔ لہٰذا رنج خوشی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگرچہ دنیا میں اُن کی بہت ضرورت تھی پر خدا نے جو بہتر جانا سو کیا۔ پس اُسکا نام مبارک ہو آمین۔ راقم ایم۔ بی۔ رسکو

مضامین

نکتہ چینی

گزشتہ سے پیوستہ۔

بھلا خیال کیجئے کہ اگر کوئی شاو و ظیفہ کے طور پر محض مسیح کا خون اور مسیح کا خون کہتا پھرے اور اُس کی تشریح و مفصل بیان نہ کرے تو رگ کیا سمجھیں گے۔ اصل غرض یہ ہو کہ ایسے نکتہ چینوں کے پاس نہ آنا وغیرہ ہوتا ہے اور نہ اتنی معلومات اور نہ وہ کچھ تیاری کرتے ہیں یوں ہی کھڑے ہوگئے اور پیدائش سے مکاشفہ تک چلے گئے۔ مضمون کا سرشتہ پیر گرگئی دوسرا جمعہ عبارت میں کچھ بیان کرنے لگا۔ تو آپ نے اپنی شرمندگی چھپانے کے لئے نکتہ چینی و عیب گیری کا غلاف چڑھایا اور اپنی راستی دنیا داری ظاہر کرنے کیلئے پولوس رسول کی ایک آدھ آیت حوالہ میں پیش کرکے اپنا پیچھا چھڑانے لگے۔ بھلا کہاں پولوس کا زمانہ اور کہاں ہماری موجودہ حالت۔ پولوس جن لوگوں کو کلام سناتا تھا۔ اُن کا مذاق اُن کی طبیعت اُن کا مذہب اُن کا موقعہ اور پھر بھی وہ ہر موقعہ پر کلام کو اُن کے لئے مفید مطلب بناتا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں یہودیوں میں یہودی اور یونانیوں میں یونانی اور بے شریعت لوگوں میں بے شریعت بنا۔ تاکہ اُن کو نفع پہنچاؤں۔ جب ہم دنیوی معمولی کاموں میں عقل و شعور کا استعمال کرتے ہیں تو خدا کے کام میں کتنا زیادہ ہوشیاری سے کلام کرنا مناسب ہے بعض صاحب نہ آؤ دیکھتے ہیں نہ تاؤ مسلمانوں میں کھڑے ہوگئے اور کہنا شروع کیا کہ دیکھئے محمد صاحب گنہگار تھے اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھلا سکتا۔ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ ورنہ ہلاک ہوگے۔ مسیحیوں کے کان کو تو یہ الفاظ بڑے پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے دل پر اس کا وہ اثر ہوتا ہے۔ جو شیر خوار بچے کے معدے پر گوشت کا۔

راقم پادری۔ جے۔ بہاری لعل

از اورنگ آباد اُردو مشن

شعر و سخن

غزل

ازعالم رسائی(؟)

نہ بھولوں گا میں تیرا آنا مسیحا
مجھے یاد ہے سب فسانا مسیحا۔

یہی ہے تمنا مری جب تو آئے
مسیحیوں میں مجھ کو اُٹھانا مسیحا

میں لب تشنہ ہوں اپنے ہاتھوں سے آکر
مجھے آب زمزم پلانا مسیحا۔

ازل سے میں شیدا ہوں روئے حسیں کا
مجھے اپنا جلوہ دکھانا مسیحا

کھلیگا یہ اک روز گو ہے معما
خوشی سے ترا خوں بہانا مسیحا

بہت مرگئے مرتے جاتے ہیں اب بھی
نہ سمجھے ترا یہ فسانا مسیحا۔

بھٹکتے ہیں اور راہ ملتی نہیں ہے
رہ راست ہم کو بتانا مسیحا۔

فلک پر ہوا عاصیوں کی غرض سے
نہیں بے سبب تیرا جانا مسیحا۔

جہاں کی عدالت کرے جب تو آکر۔
مسیحیوں میں مجھ کو بُلانا مسیحا

تو ہی حشر میں داور حشر ہوگا۔
پئے دید مجھ کو ملانا مسیحا ۔

یہی آرزو ہے یہی التجا ہے
مجھے سب سے پہلے اُٹھانا مسیحا

دعا ہے ثمر کی کہ اس سال نو میں
اسے ہر خطا سے بچانا مسیحا۔

جو گمراہ ہیں اُن کو اپنے کرم سے۔ رہ راست جلدی دکھانا مسیحا

انتخاب اخبار

نئی دہلی میں ٹیکس

سرکاری اعلان ہوگیا ہے کہ نئی دہلی یعنے پایہ تخت میں حسب ذیل ٹیکس لگائے جائینگے۔

(۱) ہاؤس ٹیکس مکان کے سالانہ کرایہ پر تین روپیہ بارہ آنہ فی صدی۔

(۲) کرایہ اور نج کے استعمال کی گاڑیوں اور بہلیوں پر ۳ فی پہیہ ماہوار۔ گھوڑا گاڑی رکھنا یکہ وغیرہ پر ۲ فی پہیا ماہوار

(۳) شکر گھی۔ سبزی۔ پان سپاری۔ خشک میوہ و غلہ وغیرہ پر مختلف شرح سے محصول چنگی لگیگا۔ ان ٹیکسوں کی مفصل کیفیت معلوم ہونے پر کوئی رائے زنی کیجاوے گی۔ (راجپوت گزٹ)

لاہور میں ایک عیار کی عیاری

چند دن ہوئے کہ دوپہر کو ایک عیار کوچہ بنگالیاں میں لالہ شیشہ دیال کلرک ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے کے گھر میں آیا اور ان کی بیوی سے کہا کہ بابو صاحب بیمار ہوگئے ہیں انھوں نے کہا ہے کہ سونے کی انگشتری اور اُن کا بستر دیدو۔ عورت نے بستر تو اپنے نوکر کے ہاتھ اُس کے ہمراہ بھجوایا۔ اور انگشتری اس کو دے دی۔ مگر تھوڑی دور جاکر عیار معہ انگشتری غائب ہوگیا جس کا اب تک پتہ نہیں۔ مستورات کو ایسے عیاروں سے خبردار رہنا چاہئے۔ اور کوئی شخص اُن پر چاہے کیسی ہی اہم ضرورت پیش کرے اس کا اعتبار نہ کرنا چاہئے۔

لاہور میں عیار ٹھگ گرفتار

لاہور پولیس کے کانسٹبل ارجن سنگھ نے ایک عیار ویرسنگھ کو گرفتار کیا۔ یہ

مخنص ۱۰ تاریخ کو کوچہ چاریاں میں بابو چمن سنگھ کلرک ریلوے کے گھر گیا اور اس کی والدہ سے کہا کہ اس کا لڑکا گرفتار ہو گیا ہے۔ وہ روپیہ مانگتا ہے۔ بڑھی عورت ماتما کی ماری اسی وقت دس روپیہ نقد اور ایک طلائی اور بچے کے گلے کے تعویذ دے کر اس کے ساتھ آئی اور حوالہ کر دیئے۔ ارجن سنگھ یہ تاڑ رہا تھا جھٹ بدمعاش کو پکڑ لیا۔ اور حوالہ پولیس کر دیا۔

منگولیا کا مستقبل خطرناک

ایک پیغام جو گزشتہ

اکتوبر میں چین کی استوری حکومت کے پریذیڈنٹ نے منگولیا کے نام اس مطلب کا روانہ کیا تھا کہ اسے چین کے ساتھ اتحاد رکھنا چاہئے۔ اس کے جواب میں منگولیا نے لکھا ہے کہ اس نے اپنی خودمختاری سے روس کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ وہ چین کے دست برد کے مقابلہ میں اپنی قدیم روایات کے مرتبہ کو قائم رکھ سکے۔ چین کو یہ خیال دل سے دور رکھنا چاہئے۔ کہ وہ اتحاد کے سوال کو ہتھیار سے طے کرے۔ ظاہر ہے کہ منگولیا کا اتحاد روس کے ساتھ اس کے حق میں خطرناک ثابت ہوگا۔

احمد نگر میں زبردست قحط

بمبئی پریذیڈنسی کے علاقہ احمد نگر

کو آخر موذی قحط نے آہی دبایا۔ سات سال سے وہاں پہ آسمان سے بارش کا ایک قطرہ نہیں گرا قریباً ایک لاکھ مویشی قلت چارہ کے باعث ہلاک ہو گئے ہیں لوگ بھوکوں مر رہے ہیں اور گاؤں اجڑ رہے ہیں۔

فرمائشی قہقہہ

کلکتہ میں پچھلے دنوں آل انڈیا کائستھ کانفرنس

ہوئی جس میں بہت سی مزیدار تقریریں ہوئیں اور کئی

ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوئے۔ جن میں سے ایک ریزولیوشن یہ بھی پاس ہوا کہ شادی کے موقعہ پر لڑکی والے سے لڑکے والا قیمت وصول نہ کیا کرے۔ جب یہ ریزولیوشن پیش ہوا تو ایک کائستھ صاحب نے اٹھ کر کہا کہ ہماری رائے میں یہ کہنا کہ لڑکوں کی قیمت نہ لیا کریں گے۔ ایسا ہی ہے جیسا چوروں کا چوری کے خلاف ریزولیوشن پاس کر دینا ہے۔ مگر جس طرح چور چوری کو نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ وہ ان کا آبائی پیشہ ہے ایسے ہی ہم بھی اسباب کو نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ اس پر ایک فرمائشی قہقہہ لگا۔ اور لوگوں نے کہا کہ تشبیہ خوب دی گئی ہے۔ (آریہ گزٹ)

ایک دلچسپ کہانی

سمرنگ میں ایک کبڑا جاپانی حال ہی

فوت ہوا ہے۔ اور اپنے پیچھے قریباً نصف لاکھ روپیہ چھوڑ گیا ہے اس نے وصیت کی ہے کہ اگر میرا بھتیجا آج سے تین مہینہ کے اندر میرے جیسی کسی کبڑی عورت سے شادی کرے گا تو یہ اسے دیا جاوے گا۔ (ط)

دہلی میں حادثہ بم والا مکان گرا دیا جائیگا

دہلی سے ایک تازہ تار آیا ہے کہ دہلی میونسپل کمیٹی نے آج یہ تجویز

اتفاق سے پاس کی ہے کہ چاندنی چوک کے اس مکان کو جہاں سے بم گرا بتلایا جاتا ہے خرید لیا جاوے اور اسے گرا دیا جاوے۔ اس کے علاوہ چوک کے درخت بھی اکھاڑ دیئے جاوینگے۔ جس سے پروسیشن گزرنے کے لئے زیادہ چوڑا راستہ بن سکے (ط)

۳۰ تیس آدمی ڈائنا میٹ سے اڑ گئے۔ وکٹوریہ اور ۲۸ نیشوسالسبری میں ایک کان کے اندر ڈائنامیٹ کے پھٹنے سے ہلاک ہو گئے۔

رسید زر

ڈاکٹر وی سی جشوہ ۱۹۱۳ء ۲ پادری پی ایم زنکر ۱۹۱۳ء ۲ کیپٹن کسٹ (ر) ۱۹۱۳ء ۲ پادری ٹامس ہاول ۱۹۱۳ء ۲ بابو ٹیوڈر جہانگیر ۱۹۱۳ء ۲ پادری پی سی اوپل ۱۹۱۳ء ۲ آر ایل سکوائر ۱۹۱۳ء ۲ پادری آر میکسویل ۱۹۱۳ء ۲ مسٹر این عطارد ۱۹۱۳ء ۲ پادری سی ڈبلیو فورمن ۱۹۱۳ء ۲ پادری جاتی رام ۱۹۱۳ء ۲ بی بھولا ناتھ ۳ ماہ ۱۹۱۳ء ۱۱ پادری محمد حسین معہ تقایا ۱۹۱۳ء مسٹر ایم ایل اشرٹ ۱۹۱۲ و ۱۹۱۳ء بی لارنس شملہ ۶ ماہ ۱۹۱۳ء پادری سی بورپ ۳ کاپی مس اے۔ ایم کر ۲ کاپی ۱۹۱۳ء ڈاکٹر نار دلکشور ۱۹۱۳ء پادری جے۔ ایچ آربسن ۲ کاپی ۱۹۱۳ء مسز کے سی ڈیوس ۱۹۱۳ء پادری ایس آئی مسیح ۱۹۱۳ء کنور رگھبیر سنگھ صاحب معہ تقایا ۱۹۱۳ء پادری جیون مل معہ تقایا ۱۹۱۳ء مس ایم ویس ۱۹۱۳ء سکرٹری سی ایم ایس (ل) ۱۹۱۳ء لائبریری سکول (ب) پادری قطب الدین مسٹر الیاس داس ۱۹۱۳ء ڈاکٹر کے سی چٹرجی بابو سیلاس پال ۱۹۱۳ء پادری جے وی شہباز ۱۹۱۳ء پادری ولیم سکاٹ ۱۹۱۳ء ریڈنگ روم دسال ۱۹۱۳ء ہیڈماسٹر مشن سکول (ج) پادری ولیم ڈگلس ۱۹۱۳ء سردار اوتم سنگھ ۱۹۱۳ء مسٹر جے ولیمس ۱۹۱۳ء پادری ڈبلیو جی آر ۱۹۱۳ء پادری آر ایف جونس ۱۹۱۳ء مسٹر ٹی سمتھ ۱۹۱۳ء کیپٹن کسٹ سی ایم ایس ۱۹۱۳ء بابو پیرانند نا ۱۹۱۳ء منشی عنایت اللہ ۱۹۱۳ء مس ڈرنی ٹلر ۱۹۱۳ء پادری ڈبلیو ایچ روزویر ۱۹۱۳ء ٹیچر بی خانہ ۱۹۱۳ء پادری جے جیکسن ۱۹۱۳ء پادری نتھرا داس ۱۹۱۳ء مسٹر ایم سی ڈانیل ۱۹۱۳ء مسٹر جی ڈبلیو میکن ۱۹۱۳ء [illegible]

باقی دارد



حالات جاپان اُردو	۳ رو ۸ ر
شریف بیبیاں	۳ رو ۶ ر
چندر لیلا سادھنی " ۲ رو ۶ ر گورمکھی	۲ ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	۲ عہ
بچوں کی پرورش	ا ر
لیبوریٹری میتھڈ	ا ر
وکیل کی سرگذشت رومن اردو	۶ر
دوسوال (نانک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش ۴ رو ۶ ر مجلد	۱۲ر
ملکہ آسترکا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال "	۶ر
موسیٰ کا احوال "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۶ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اردو و رومن اُردو ۳ ر و	۶ر
دولت لازوال اُردو ۳ ر - ۵ر -	۸ر
رومن اُردو ۸ر +	
عزت بے مثال اُردو ۳ ر - ۵ر -	۸ر
رومن اُردو ۸ر +	
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ا ر
شادی کی بابت خیالات	ا ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

طریق دعا	۴ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشنگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قران	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	"
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ-ڈی گرسولڈ	۲ر

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری
صاحب آنریری سکریٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہو اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہی ہیہ دوا ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہو یہہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد و متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہو ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ۴ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہہ عرق بنا ہو اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہو اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہو یہہ عرق ڈاکٹری کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہو بیلی کے لئے نہایت مفید دوا ہو پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا وغیرہ بیلی کی علامات دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جیکہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اُردو انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الٰہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ آنے سے کر دو روپیہ تک ہی نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت عہ و ۶ +

باغ دِل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہو درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہو قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہو +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی ٹی ڈی آنریری سکرٹری کی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک پیشگی ۳ر
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک مابعد ۴ر
غیر ممالک سے مع محصولڈاک ۵ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	سے
چوتھائی کالم	ص	سے	[illegible]
نصف کالم	سے	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	للعہ	ے	مامر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط و سفر و نثر بھیجدیتے ہیں جس کی بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر بھیجیں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اگر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہو مضمون ضرور واضح ہونا ضروری ہو + ایڈیٹر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۸۶ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ ۸ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں بعمر ۳ یا زیادہ تو کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرو ولی وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا عہ سے صہ گرو ولی لعہ +

مزید دریافت حال کے لیے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لیے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام مولا بخش پرنٹر چھپا)